السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا؟ (عدنان الطاف، اسلام آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کا ثبوت کئی احادیث صحیحہ میں ہے اور اس کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے:

(طبقات ابن سعد (8/126،127، واللفظ لہ

اور مسند احمد (6/131،132،261) میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر شمیسہ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"فبينما أنا يوما مُنصف النهار إذا أنا بظل رسول الله صلّى الله عليه وسلم، مقبلاً"

دوپہر کا وقت تھا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آرہا ہے۔"

شمیسہ کو امام ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 418) اور ان سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور شعبہ (حتی الامکان) اپنے نزدیک عام طور پر صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔

(کما ہو الأغلب" (دیکھئے تہذیب التہذیب 4،5"

لہٰذا یہ سنت صحیح ہے اسی طرح کی ایک طویل روایت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔ جس کا ایک حصہ کچھ یوں ہے:

فلما كان شهر ربيع الأول دخل عليها فرأت ظله "الخ"

(جب ربیع الاول کا مہینہ آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کے پاس تشریف لائے، انھوں نے آپ کا سایہ دیکھا۔۔۔۔ الخ (مسند احمد 6/338

اس کی سند صحیح ہے اور جو اسے ضعیف کہتا ہے وہ خطا پر ہے کیونکہ شمیسہ کا ثقہ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ (2/51ح892) میں بھی صحیح سند کے ساتھ سیدنا یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حتى رأيت ظلي وظلكم۔۔۔۔۔ الخ"

"یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا۔۔۔۔۔ الخ"

(اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔ (المستدرک للحاکم 4/456

کسی صحیح یا حسن روایت سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں جو روایت نقل کی ہے وہ اصول حدیث کی رُو سے باطل ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور، 27/جون 1997ء) (الحدیث: 40)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ